Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed Journal Impact Factor 4.94 ISSN No. 2456-1665

Haali and Aligarh Movement

حالی اور علی گڑھ تحریک

Syed Fareed Ahmad Nahri
Asso. Prof. & Head Dept. of Urdu
Milliya Arts, Science & Management Science College, Beed (M.S.)

سید فرید احمد نہری
اسوسی ایٹ پروفیسر و صدر شعبۂ اُردو
ملیہ آرٹس، سائنس اینڈ مینجمنٹ سائنس کالج، بیڑ (مہاراشٹر)

اخلاص اور ایثار انسان دوستی وہ اوصاف ہیں جو انسان کو صحیح معنوں میں انسان بناتے ہیں اور یہ اوصاف خواجہ الطاف حسین حالی پانی پتی کی شخصیت کا خاصہ ہیں خواجہ الطاف حسین حالی کا زمانہ وہ زمانہ ہے جب برصغیر میں غیر ملکی استبداد کا طوطی بول رہا تھا۔ اور ہر محاذ پر مغربی یلغار کی پرچھائیاں پڑتی نظر آ رہی تھی۔ 1857 کا انقلاب دستک دے کر گزر رہا تھا۔ شکست خوردہ ہمارا معاشرہ تباہ ہو چکا تھا۔ انگریزی نظام حکومت کے حوالے سے ذہنی فکری رویوں میں تبدیلیاں رونما ہونا فطری امر تھا ایک طرف اکبر الہ آبادی کی احتیاطی مشرق داری اور دوسری طرف سرسید کی مغرب پسندی دونوں محاذوں پر دونوں شخصیتیں اپنے افکار میں مخلص نظر آتی ہیں۔ کسی بھی تبدیلی کے خواہاں افراد کا اپنی سوچ اور فکر میں بے ریائی اور خلوص کا رجحان ضروری ہے۔ سرسید کے دست راست کے طور پر خواجہ حالی کا نام ہمارے سامنے آتا ہے۔ ان کا فطری رجحان طبع اصلاحی ہے۔ مدو جزر اسلام (مسدس حالی) اس اصلاحی نقطہ نظر کی معراج ہے۔ اسی وجہ سے سرسید نے مسدس حالی کو اپنے لیے نجات آخرت کا ذریعہ کہا تھا۔

سرسید احمد خاں اپنے زمانے کے نباض اصلاح پسند اور اپنے کردار و عمل سے دوسروں کو اپنا ہی خواہ بنانے والے شخص تھے۔ ایسے شخص کا معاملہ تو یہ ہوتا ہے جیسے شمع ہو اور اس کے ارد گرد پروانے منڈلاتے ہوئے نظر آئیں ان پروانوں میں سب سے زیادہ والہ و شیدا حالی تھے۔ علی گڑھ تحریک دراصل ایک ہمہ جہت تحریک تھی۔ جس کی وجہ سے معاشرے میں فکری انقلاب پیدا ہوا۔ ایسا فکری انقلاب کہ اس کی وجہ سے ذوق کے پیمانے بدلے اور مغربی فکر و نظر سے استفادے کا مزاج عام ہوا۔ دنیا شاہد ہے کہ جب بھی کوئی تبدیلی و تغیر آتا ہے تو ایک شخص سے ہی شروع ہو کر وہ اپنے حلقہ فکر کو وسیع تر کرتا جاتا ہے۔ جس طرح زندہ ہونے اور رہنے کے لیے پانچ عناصر یعنی حواس خمسہ کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح کسی بھی تحریک میں جان ڈالنے کے لیے اہم ارکان کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ سرسید کی علمی لہر تمام ملک میں پھیل گئی۔ اہم اور قد آور شخصیتیں سرسید کے ساتھ آتی گئیں اور ان کے دست و بازو بنتے گئے۔

علی گڑھ تحریک مختلف الجہات تھی۔ حالی معاشرتی و ادبی اصلاح کے پہلو کے حوالے سے اس تحریک کے ساتھ تھے۔ معاشرے کی اصلاح کے لیے بھی انہوں نے ادب کو وسیلہ بنایا۔ ان کی ادبی تخلیقات ان کے منفرد اسلوب کی غماز ہیں۔ حالی کے نزدیک ادب اور شخصیت ایک ہی سکے کے دو رخ تھے۔ ادب معاشرے کا نقیب ہوتا ہے اور اصلاح معاشرے کا ضامن بھی۔ حالی ایک ایسے ادیب تھے جنہوں نے اصلاح معاشرے کی نیو سرسید کے ساتھ ڈالتے ہوئے ادب کو اس کا ذریعہ بنایا۔

حالی کی تمام تحریروں میں، نثری ہوں یا شعری اصلاحی پہلو صاف طور پر کارفرما اور غالب نظر آتا ہے۔ ہم اس بنیاد پر حالی کو معلم اخلاق بھی کہہ سکتے ہیں جیسے کہ مقدمۂ شعر و شاعری حالی کی اصلاحی فکر کا زندہ ثبوت ہے۔

Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal
Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed Journal
Impact Factor 4.94
ISSN No. 2456-1665

علی گڑھ کا اصل محرک معاشرے کی اصلاح تھا تو ادب کی غرض و غایت بھی افادی ٹھہری۔ حالی نے اپنے کلام کے اسباعت کی سدھ لی تو اسی کا طویل مقدمہ تحریر کیا جسے بعد میں مقدمۂ شعر و شاعری سے علیحدہ علیحدہ کتاب کی صورت میں شائع کیا گیا۔ حالی شاعری کو سوسائٹی کے تابع مانتے ہیں حالی شاعری میں کمال حاصل کرنے کے لیے تخیل مطالعہ کائنات تفحص الفاظ جیسی شرائط کا تعین کرتے ہیں۔ حالی شاعری میں تبدیلیاں چاہتے تھے اس لیے اصلاح کے نقطہ نظر سے اہم نکات کی طرف توجہ دلائی۔ حالی کے خیال میں شاعری چونکہ حقیقت اور سچائی و صداقت کا بیان ہے اس لیے حالی نے شاعری کے لیے سادگی اصلیت اور جوش کو ضروری ٹھہرایا۔

تخیل کے حوالے سے وہ شاعری پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ قوت جس قدر شاعر میں اعلیٰ درجہ کی ہو گی اسی قدر اس کی شاعری اعلیٰ درجہ کی ہو گی اسی طرح جس قدر یہ ادنی درجہ کی ہو گی اسی قدر اس کی شاعری ادنی درجہ کی ہو گی۔ یہ وہ ملکہ ہے جس کو شاعر ماں کے پیٹ سے اپنے ساتھ لے کر نکلتا ہے اور جو اکتساب سے حاصل نہیں ہو سکتا۔

تفحص الفاظ کے ضمن میں شاعری زبان کے استعمال پر گفتگو کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

"اگر شاعر زبان کے ضروری حصہ پر حاوی نہیں ہے اور ترتیب شعر کے وقت صبر و استقلال کے ساتھ الفاظ کا تتبع اور تفحص نہیں کرتا تو محض قوت متخیلہ کچھ کام نہیں آسکتی۔"

حالی مزید کہتے ہیں : "معنی کیسے ہی بلند اور لطیف ہوں اگر عمدہ الفاظ میں بیان نہ کیے جائیں ہر گز دلوں میں گھر نہیں کر سکتے۔

اصناف سخن پر بھی حالی اپنی جداگانہ رائے رکھتے ہیں۔ غزل حالی کے نزدیک معتوب ٹھہری۔ اس کے موضوعات حسن و عشق معاملہ بندی اور صنف نازک کا ذکر یہ تمام باتیں چونکہ حالی کے خیال میں یہ رکاکت اور ابتذال کی طرف لے جاتی ہیں اس لیے معاشرے کی اصلاح کے پیش نظر ان تمام عیوب سے پاک شاعری کی بات کرتے ہیں۔ حالی غزل کے موضوعات میں تنوع کے خواہاں تھے۔ حالی نے غزل کی نہیں بلکہ اسالیب موضوعات اور مضامین کی مخالفت کی ہے. جو غزل میں سستی تفریح کا سامان فراہم کیا کرتی تھی۔ حالی کہتے ہیں: غزل کی اصلاح تمام اصناف سخن میں سب سے زیادہ اہم اور ضروری ہے بلکہ اور جگہ غزل کے قدیم انداز اور لوگوں کے مزاج کے حوالے سے تحریر کرتے ہیں۔

جن مذاقوں پر غزل و مطائبہ کا رنگ چڑھ جاتا ہے۔ اس پر حکمت اور اخلاق کا منتر کار گر نہیں ہوتا۔ جو لوگ سرمہ کاجل کنگھی چوٹی پر فریفتہ ہیں وہ حسن ذاتی کی حقیقت تک کیوں کر پہنچ سکتے ہیں۔

غزل کی اصلاح کے لیے حالی کا پہلا مشورہ عشق ہو تعشق نہیں۔ غزل کا مناسب حال ہونا۔ جامع الفاظ میں عشقیہ مضامین بیان کئے جائیں۔ عشق کا بیان محبت کے عالم مفہوم پر پر حاوی ہو۔

دوسرا مشورہ : خمریات کے مضامین باندھنے میں شراب و کباب کے مضامین کو کس طرح باندھا جائے۔

تیسرا مشورہ : دیگر کیفیات جذبات و خیالات کو بیان کرنا اگلوں کے گائے راگ گاتے رہنا صحیح نہیں۔

حالی مثنوی کو سب سے زیادہ مفید اور بکار آمد صنف تسلیم کرتے ہیں۔

ادب اور اصلاح کے سلسلے میں حالی نے حاکم قوم کے معیارات کو بنیاد بنا کر کہا کہ

"اس بزرگ کی نصیحت ہم کو نصیحت کرتی ہے کہ زمانے کی مخالفت کرو اس کی مخالفت سے کر اس کے ساتھ موافقت پیدا کرو تاکہ دنیا میں آرام سے رہو اور عزت سے زندگی بسر کرو۔ تم میں عمدہ حاکم بننے کی قابلیت باقی نہ رہے تو عمدہ رعیت بننے میں کوشش کرو تاکہ دونوں عمدگیوں سے ہاتھ نہ دھو بیٹھو۔ وہ بتاتی ہے کہ قوم محکوم ہونے کی حالت میں کیونکر قومی عزت حاصل کرسکتی ہے۔ اور کیا شائستہ گورنمنٹ میں کیونکر اس کا رسوخ واعتبار بڑھ سکتا ہے۔"

علی گڑھ تحریک سے اصلاحی پہلو کی اہمیت واضح کرنے اور اسے نمایاں کرنے کے لیے حالی نے دوسرا اقدام یہ کیا کہ سوانح عمریاں تحریر کیں ان میں حیات جاوید اردو کی پہلی اہم باضابطہ اور مبسوط سوانح عمری ہے۔

حالی نے بزرگ کی نصیحت کو حیات جاوید کی شکل میں پیش کر دیا سرسید کو مرکز و محور مان کر پوری علی گڑھ تحریک کا جائزہ لیا ہے۔

حالی نے حیات جاوید میں بتایا ہے کہ سرسید اور خود وہ بھی مسلمانوں کی حالت اور حالت زمانہ کے بارے میں اپنے طور پر غور و فکر اور تجزیہ کر کے اس نتیجے پر پہنچے تھے کہ ہم نے اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں کے سبب عزت و حاکمیت اور وقار و سربلندی کا مقام گنوا دیا ہے۔

ان کو خیال ہوا کہ ہم کو اب دنیا میں محکوم بن کر رہنا ہے اور اس لیے وہ لیاقتیں جو سلطنت اور کشور کشائی کے لئے درکار ہیں ہمارے لیے بے سود ہوں گی۔

ادب کے ساتھ مسلمانوں کی تاریخ سے سعدی شیرازی کی شخصیت کا جائزہ لیتے ہیں۔ حیات سعدی میں اصلاحی پہلو کا رجحان غالب نظر آتا ہے اور حالی کی سنجیدہ اور متوازن رائے حیات سعدی میں اہمیت کی حامل ہے۔

غالب کی شاعری کو وہ شاعری کی اصلاح کے پہلو سے نمونے کی شاعری قرار دیتے تھے۔ حالی کا خیال ہے کہ مرزا غالب نے اپنی طباعی اور ذہانت کے سبب اردو شاعری کو وہ منصب دیا جو میر و سودا کے مقلدین کے بس میں نہ تھا۔

حالی کی تنقید کا نظری اصلاحی پہلو مقدمہ شعر و شاعری میں ہے تو اس کا عملی پہلو یادگار غالب ہے۔

حالی نے انجمن پنجاب کے مشاعروں میں چار مثنویاں برکھا رت، نشاط امید، حب وطن، مناظر رحم و انصاف پڑھیں اسی دور میں نظم نگاری اور بشمول شاعری کا آغاز ہوتا ہے۔ حالی نے علی گڑھ تحریک کے پودے کو تناور درخت بنانے میں کلیدی اہم کردار ادا کیا۔ حالی کی شخصیت میں تمام خوبیاں موجود تھیں۔ صفت کی ہیکرس سے اہم بات یہ ہے کہ وکیل فرشتہ صفت انسان کی حیثیت سے مقبول تھے۔

حالی اصلاح تو چاہتے تھے لیکن دین اسلام سے متعلق ان کے بعض نظریات اور بیانات سے نالاں بھی تھے۔ سرسید کی رحلت نے انھیں ان کے اظہار کا موقع نہیں دیا۔

By :
SYED FAREED AHMAD NAHRI
Associate Professor and Head, Dept of Urdu,
Milliya Arts, Science and Management Science College, Beed-431122 Maharashtra
Email: sfa123.nahri@gmail.com Mob: 9225303317

☆ ☆ ☆